© rasailojaraid.com

بیاد

ولی کامل شیخ الحدیث مولانا عبدالحق

مولانا قاری قیام الدین الحسینی

یہ بزمِ دانش سے کون اُٹھا ہے　　کہ دل پہ کوہِ الم گرا ہے
دھواں دھواں سا جو اُمڈ رہا ہے　　یہ علمِ دیں کا دِیا بجھا ہے
محدثِ وقت تھا ولی تھا　　فقیہ تھا، عاشقِ نبی تھا
نشانِ صدق و وفا جلی تھا　　روانہ سوئے بقا ہوا ہے
علومِ نبوی کا وہ امیں تھا　　وہ شیخ مدنیؒ کا جانشیں تھا
سکونِ اہلِ دلِ حزیں تھا　　دکھا گیا کر کے جو کہا ہے
مجاہدوں کا وہ مقتدا تھا　　وہ سرفروشوں کا رہنما تھا
جنہوں نے رستہ جھکا دیا تھا　　وہ کارواں اب اداس سا ہے
گھرا رہا گو محن میں یکسر　　چلی مصائب کی بادِ صرصر
ہوئی نہ نانِ جویں میسر　　یہ غنچہ پھر بھی کھلا رہا ہے
نفاذِ اسلام ہو وطن میں　　بہار آجائے اس چمن میں
رہا مسلسل اسی لگن میں　　اسمبلی میں وہ گونج اٹھا ہے
لگا کے حقانیہ کا گلشن　　کیے ہیں دیں کے چراغ روشن
کلی کھلی دل کی کر کے روشن　　چمن وہ دیکھو مہک رہا ہے
جو لمحہ صحبت میں ان کی گزرا　　قسم ہے حاصل تھا زندگی کا
ہمارا دل یہ پکارتا تھا　　ملک فلک سے اُتر پڑا ہے
مجھے حسینی ہے ان سے اُلفت　　کی عمر بھر دینِ حق کی خدمت
ملے توسل سے ان کے جنت
یہی تمنا یہی دعا ہے

© rasailojaraid.com